تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

تخلیق انسانی کا
فطری اور غیر فطری
طریقه

مفتی نقاش چمن قادری

ناشر
ارفع اسلامک اکیڈمی انٹر نیشنل

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

مفتی نقاش چمن قادری

ناشر

ارفع اسلامک اکیڈمی انٹرنیشنل

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

اللہ تعالی تمام جہان کا خالق ہے اور اسی نے تمام جاندار کو پیدا کیا۔ جاندار کا مفہوم بہت وسیع ہے کیونکہ اس جاندار کا اطلاق خالی انسان و مخصوص جاندار پر کرنا اس لفظ کی صحیح عکاسی کرنا نہیں ہے۔ پھر ہر جاندار اپنی ساخت اپنی بناوٹ کے لحاظ سے مختلف ہے کسی کا حجم بہت بڑا ہے جیسے ہاتھی تو کوئی اپنی بناوٹ کے لحاظ سے سب سے چھوٹا ہے جیسے مچھر الغرض ہر جاندار کی تخلیق مختلف ہے۔ان تمام میں اللہ تعالی نے ایک مخلوق ایسی بنائی جس کو اللہ نے خود اشرف المخلوقات قرار دیا یعنی انسان۔اب انسان میں ایسا کچھ خاص تو ہے جس کی بناء پر اللہ نے انسان کو تمام مخلوقات سے افضل بھی کہا اور اس کو نمایاں مقام بھی دیا تو قرآن و حدیث کے گہرے مطالعے سے ہم پر یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ انسان جو سب سے افضل ہے وہ اپنی بناوٹ اور بالخصوص عقل و شعور ہونے کی لحاظ سے سب سے نمایاں ہے۔ کیونکہ ہم عقل و شعور کے زریعے ہی اللہ کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں۔ پھر انسانوں میں بھی مختلف رنگ نسل کے لوگ ہیں کوئی گورا کوئی کالا یہ سب اس صانع عالم کی قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ تخلیق انسان آج بھی سائنسدانوں کے لیے

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

ایک معمہ ہے گو کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اس معمے سے بھی پردہ اٹھا دیا مگر آج بھی سائنس مکمل طور پر تخلیق انسان کی معرفت حاصل نہیں کر پائی ہے ۔

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جس سے اپنی تخلیق پر غور کیا اور اپنی معرفت حاصل کرلی گویہ اس نے اللہ تعالی کی معرفت حاصل کر لی۔

(احیاءالعلوم الدین)

تخلیق انسانی فطرتا کیسے ہوتی ہے؟قرآن مبین میں خود اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے۔

یایھاالناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقتکم من تراب ثم من نطفة ثم من علقةمن مضغة مخلقة و غیر مخلقة لنبین لکم و نقر فی الارحام ما نشاء الی اجل مسمی ثم نخرجکم طفلاثم لتبلغو اشدکم ومنکم من یتوفی و منکم من یرد الی ارزل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیاء و تری الارض ھامدة فاذا انزلنا علیھا الماء اھتزت و ربت و انبتت من کل زوج بھیج۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

(سورۃ الحج آیت 5)

ترجمہ:۔اے لوگوں اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر گوشت کی بوٹی سے۔نقشہ بنی اور بے بنی تاکہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر اسلیے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی پہلے ہی مرجاتا ہے اور کوئی سب سے نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے کہ جاننے کہ بعد کچھ نہ جانے اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا تروتازہ ہوئی اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا اگالائی۔

شان نزول:۔

یہ آیت مبارکہ قیامت کا انکار کرنے والوں کی تردید میں نازل ہوئی اور اس آیت میں حشر و نشر کو دو دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ایک دلیل انفسی اور دوسری دلیل آفاقی۔یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک دلیل نظری اور دوسری دلیل مشاہداتی۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

پہلی دلیل میں مر کر دوبارہ زندہ ہوکر اٹھنے کے ثبوت میں خود انسان کے تخلیقی مراحل کا ذکر ہے۔ مٹی سے نباتات پیدا ہوئے۔ نباتات سے غذا بنی۔ غذا سے انسان کا نطفہ تیار ہوا۔ نطفہ ماں کے رحم میں جا کر خون کی پھٹک بنا۔ خون کی وہ پھٹک وہیں گوشت کا لوتھڑا بنا۔ گوشت کے اس لوتھڑے میں انسانی اعضاء بنے اس میں جان ڈالی گئی اور پھر بچہ پیدا ہوا بچہ جوان ہوا اسکو بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے تک پہنچ کر موت آئی۔

ذرا غور تو کرو کہ جو ذات مٹی سے انسان بنا لیتی ہے وہ قبر میں پڑے ہوئے انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتی ہے۔ مردہ ہوکر دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرنے والو! ذرا اپنی ذات ہی میں غور کر لو تمہیں اپنے انکار یا شک کا جواب مل جائے گا۔

اثبات حشر میں دوسری دلیل کا خلاصہ یوں ہے کہ تم ذرا خشک، بنجر، بےآب و گیاہ زمین کو دیکھو کہ وہاں سبزہ کا نام و نشان تک نظر نہیں آتا۔ جب اس زمین کو پانی ملتا ہے تو اس میں سبزہ اگ آتا ہے کونپلیں پھوٹ آتی ہیں کھیتی جوان ہوکر لہلہاتی ہے اس پررونق اور خوشنما کھیتی کو دیکھنے والا مسرت اور خوشی محسوس کرتا ہے اس سبزہ میں جانداروں کی طرح نراورمادہ اجزاء پیدا کئے۔ ہر کھیتی سبزہ پودا اور درخت کا

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

خوشنما جوڑا پیدا کیا کھیتی کو لہلہاتے دیکھنے والے ذرا غور کر۔جس ذات نے خشک زمین سے سبزہ اگایا وہ قبروں سے مردوں کو اٹھانے پر اور زندہ کرنے پر قادر ہے۔

(الجامع الاحکام القران از قرطبی ج 12 ص 9،تفسیر کبیر ازرازی ج 23 ص 7)

ایک اور مقام پر اللہ تعالی انسان کی تخلیق کی تفصیل کچھ اسطرح سے ارشاد فرماتا ہے۔

ولقد خلقنا الانسان من سللة من طين○ثم جعلنه نطفة فى قرار مكين○ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظما فكسونا العظم لحما ثم انشانه خلقا اخر فتبرک الله احسن الخلقين○

(سورۃ المومنون آیت 12 تا 14)

ترجمہ:۔اور ہم ہی نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا۔پھر ہم نے اسکو حفاظت کی جگہ نطفہ بنا کر رکھا۔پھر ہم ہی نے نطفہ کو لوتھڑا بنایا۔پھر ہم نے لوتھڑے کی بندھی بوٹی بنائی۔پھر ہم نے ہی بندھی بوٹی کی ہڈیاں بنائیں۔پھر ہم ہی نے ہڈیوں کو

گوشت پہنایا۔پھر ہم ہی نے اسکو گویا دوسری مخلوق بنا کر کھڑا کیا۔تو اللہ بڑا ہی بابرکت ہے جو سب بنانے والوں میں بہتر بنانے والا ہے۔

شان نزول:۔

روایت ہے کہ جب حضرت عمر نے المومنون:15 کو یہاں تک سنا پھر اسکے بعد دوسری تخلیق میں انسان کو پیدا کردیا تو ان کے منہ سے بے اختیار نکلا **فتبارک اللہ احسن الخالقین** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔حافظ ابن کثیر نے اس تفسیر کو امام ابن ابی حاتم سے روایت کیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ج 3 ص 269)

جبکہ علامہ قرطبی نے لکھا ہے کہ

عبداللہ بن ابی سرح نے اس طرح کہا تھا اس نے کہا **فتبارک اللہ احسن الخالقین** تو یہ آیت اسی طرح نازل ہوگئی وہ مرتد ہوگیا اس نے کہا مجھ پر بھی قرآن اسی طرح

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

نازل ہوتا ہے جسطرح سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا ہے تو اللہ تعالی نے اس کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی۔

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء ومن قال سانزل ما انزل اللہ.

(سورہ الانعام 93)

ترجمہ:۔اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ افتراء باندھتا ہے اور جو کہتا ہے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے حالانکہ اس پر کچھ وحی نہیں کی گئی اور جو کہتا ہے میں عنقریب اس طرح نازل کروں گا جس طرح اللہ نے نازل کیا ہے۔

(الجامع الاحکام القران جز14ص 103)

ان آیتوں میں انسان کی تخلیق کے جو مراحل بیان کئے گئے ہیں حدیث میں بھی اسی طرح انسان کی تخلیق کے مراحل کا بیان کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ صادق اور مصدوق ہیں بے شک تم میں سے کسی ایک کی خلقت کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے پھر چالیس دن

تک وہ جما ہوا خون ہوتا ہے پھر چالیس دن میں وہ گوشت بن جاتا ہے پھر اللہ فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونک دیتا ہے اور اس کو چار کلمات لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ اسکا رزق لکھتا ہے اسکی موت وحیات لکھتا ہے اسکا عمل لکھتا ہے اور اس کا شقی یا سعید ہونا لکھتا ہے۔پس اس ذات کی قسم جسکے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر کتاب یعنی تقدیر سبقت کرتی ہے وہ اہل دوزخ کے عمل کرتا اور دوزخ میں داخل ہوجاتا ہے اور تم میں سے کوئی شخص اہل دوزخ کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اسکے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر کتاب یعنی تقدیر سبقت کرتی ہے اور وہ اہل جنت کے عمل کرتا ہے اور جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔

(صحیح مسلم ح 2643۔ صحیح البخاری ح 6594)

بچے میں روح چار ماہ کے بعد پڑتی ہے

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

ماں کے رحم میں جنین میں روح ایک سو بیس دن یعنی چار ماہ کے بعد پڑتی ہے۔احادیث طیبہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ بچے سے متعلق احکام کا دارومدار اسی پر ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ

"جب تم میں سے کسی ایک کی پیدائش (کے اسباب کو) ماں کے پیٹ میں چالیس دن میں جمع کیا جاتا ہے پھر اسی رحم میں خون کا لوتھڑا اتنے دن رہتا ہے پھر اسی رحم میں گوشت کی بوٹی اتنے ہی دن رہتی ہے پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے پھر وہ اس میں روح پھونکتا ہے(3×40= 120) اور اسے چار کلمات لکھنے کا حکم دیتا ہے۔اسکا رزق اسکی عمر اسکا عمل اور بدبخت یا نیک بخت ہونا لکھا جاتا ہے۔

(الجامع الاحکام القرآن از قرطبی ج 12 ص 10،تفسیر خازن از علامہ خازن ج 3 ص 299،تفسیر کبیر از رازی ج 23 ص 8)

عدت کا ایک اہم مسئلہ:۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

یہاں عدت سے متعلقہ ایک مسئلے کو سمجھ لینا بے حد ضروری ہے کہ ماں کے رحم میں گوشت کے لوتھڑے کو انسان نہیں کہہ سکتے۔جس طرح انسان کے ابتدائی مراحل مٹی، منی،اور خون کی پھٹک کو انسان نہیں کہہ سکتے۔بچہ اس وقت انسان کہلائے گا جب اس میں اعضاء پیدا ہوں گے اور اللہ تعالی کی قدرت کاملہ سی وہ اپنی صورت پر آ جائے گا۔جب خالی خون کی وہ پھٹک انسان شمار نہیں ہوتی تو ظاہرا وہ حمل بھی شمار نہیں ہوتا حمل تو تب شمار ہو جب وہ کامل ہو لہذا اس خون کی پھٹک کے ساقط ہونے سے عدت ختم نہیں ہوگی کیونکہ عدت ختم ہوگی وضع حمل سے۔شرعی مسئلہ ہے کہ اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہوجائے یا اس کو طلاق واقع ہو جائے اور وہ حاملہ ہو تو جب تک وضع حمل نہیں ہوتا وہ عورت عدت میں رہے گی۔

(احکام القرآن از جصاص ج 3 ص 226،225،احکام القرآن jاز ابن العربی ج 3 ص 1272)

علت میراث:۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

میراث کی علت محض بچہ ہونا نہیں ہے کیونکہ مردہ بچے کو بھی بچہ ہی کہا جاتا ہے اسکے باوجود وہ وارث نہیں ہوتا اور اس مردہ بچے کے ساتھ عورت کی عدت بھی ختم ہوجاتی ہے بشرطیکہ اسے اعضاء بنے ہوں۔

وارثت کے حوالے سے اس مسئلے کو بھی ذہن نشین کر لینا بہت مفید ہے کہ اگر مرد نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا اور عورت حاملہ ہوگئی اب اس نے بچے کو جنم دیا تو تو یہ بچہ زانی کی طرف منسوب نہیں ہوگا اور نہ وہ بچہ زانی کی میراث کو پائے گا۔کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ

الولد للفراش وللعاصر الحجر۔

(رواہ الائمہ البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن عائشہ)

ترجمہ :۔ بچہ اس عورت کا ہے جس نے اس کو جنا اور زانی کو سنگسار کیا جائے گا۔

اب جب بچے کا نسب ہی اس سے ثابت نہیں ہو رہا تو وہ اس زانی کا وارث بھی نہیں بن سکتا۔کیونکہ وراثت کے لیے نسب ضروری ہے۔

(احکام القرآن از جصاص ج 3 ص 227)

جڑواں بچوں والی عورت کی عدت کا مسئلہ:۔

اگر کسی مطلقہ یا بیوہ عورت کے پیٹ میں دو بچے ہوں تو ایک بچے کی پیدائش سے عدت ختم نہیں ہوگی۔عدت اس وقت ختم ہوگی جب دوسرا بچہ پیدا ہوکر رحم خالی ہوجائے گا۔

(احکام القرآن از جصاص ج 3 ص 227،کتب فقہ)

افعال میں مجاز کی طرف نسبت جائز ہے۔

افعال میں مجاز کی طرف نسبت کرنا عرف شرع میں جاری اور جائز ہے۔افعال کا خالق و مالک اگرچہ اللہ تعالی وحدہ لا شریک ہے مگر اسباب عادیہ کی طرف افعال کی نسبت کردی جاتی ہے۔اس سے انکار گمراہی یا مقاصد شرع سے جہالت ہے۔شرع مطہر اسکے جواز پر ناطق ہے۔قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اسکی کثیر مثالیں موجود ہیں۔ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت اللہ تعالی بناتا ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

ھوالذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء لاالہ الا ھوالعزیز الحکیم○

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

(سورہ آل عمران آیت 6)

ترجمہ:۔وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔اسکے سوا کسی کی عبادت نہیں،عزت والا عظمت والا ہے۔

مگر حدیث شریف (جو ابھی گزری) انسان کی ماں کے پیٹ میں صورت گری کی نسبت فرشتہ کی طرف کی گئی ہے۔ایک حدیث شریف میں اس سے بھی واضح ارشاد ہے۔

ماں کے پیٹ میں نطفہ پر بیالیس راتیں جب گزرجائیں تو اللہ تعالی اسکی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے وہ اس کی صورت بناتا ہے وہ اس کے کان آنکھیں چمڑا گوشت ہڈیاں پھر وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب!کیا یہ مذکر ہے یا مؤنث؟تو تیرا رب جو چاہے فیصلہ فرماتا ہے فرشتہ وہ لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ عرض کرتا ہے اے میرے رب!اسکی عمر کتنی ہے؟تو اللہ تعالی جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ عرض کرتا ہے اے میرے رب!اسکا رزق کتنا ہے؟ تیرا رب جو چاہتا ہے جو فیصلہ ارشاد فرماتا ہے فرشتہ اسکے مطابق لکھ لیتا ہے۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

(رواہ مسلم عن اسید الغفاری ج 2 ص 333)

آیت کریمہ سورہ الحج کی 15 آیت میں ایک اور مثال موجود ہے وہ یوں کہ سبزہ اور کھیتی اگانے والا اللہ تعالیٰ ہے حقیقی طور پر وہی اسکا فاعل ہے مگر آیت کے آخری حصہ میں فرمایا گیا کہ "زمین سبزہ اگالائی" اسلیے اسباب عادیہ یا مقرب بندگان خدا کی طرف کسی شے کے عطا کرنے کی نسبت کرنا جائز ہے۔ہماری روزمرہ زندگی کے کثیر مسائل کا حل اسی قاعدہ پر مبنی ہے۔

(تفسیر قرطبی ج 12 ص 11، احکام القرآن از جصاص ج 3 ص 228)

نومولود بچے کی تجہیز و تکفین کا حکم

نومولود بچے کے پیدا ہوتے وقت اس میں زندگی کے آثار پائے جایئں تو مرجانے کے بعد اسکی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔کیونکہ وہ انسان اور مسلمان کا بچہ ہونے کے باعث مسلمان ہے۔ مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اس کا نام رکھا جائے گا اسے غسل دیا جائے گااسے کفن پہنایا جائے گا اور قبرستان میں اسکی قبر بنائی

جائے گی۔اگر اس کا کوئی ورثہ ہوتو شرعی طور پر وہ تقسیم ہوگا۔۔وہ خود کسی کا وارث بن سکتا ہے۔حدیث مبارکہ میں ہے۔

اذا استھل المولود ورث۔

(رواہ الترمذی عن ابی ھریرہ ج 1 ص 155،رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرہ ص 109 ،رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرہ ج 2 ص 49)

ترجمہ:۔(پیدائش کے وقت) اگر بچہ آواز سے روئے تو وہ وارث بنایا جائے گا۔

سوال:۔اگر کسی نے حاملہ عورت کو گرایا یا اس کے پیٹ پر کچھ مار کر اس کے حمل کو گرادیا تو اب کیا حکم شرع ہوگا؟

جواب:۔اگر اس وقت اس بچہ میں نوع حیات موجود تھی تو یہ واضح قتل ہوا اور ایسا شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور اس بچے کی دیت پورے انسان کی دیت ہے۔

مدت حمل:۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

عورتوں کے حمل کی مدت بالعموم نو ماہ ہے۔مگر اس سے کم یا زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔کم از کم مدت حمل چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دوسال ہے۔پس اگر عورت خلوت صحیحہ کے بعد چھ ماہ میں بچہ پیدا کرے تو اس بچہ کا نسب خاوند سے صحیح ہے۔اسی طرح خلوت صحیحہ کے بعد دوسال کے اندر پیدا کرے تو بھی بچہ کا نسب باپ سے صحیح ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

وحملہ و فصالہ ثلثون شہرا○

(سورہ الاحقاف آیت 10)

اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔

یعنی حمل اور رضاعت کی مجموعی مدت تیس ماہ (اڑھائی برس) ہے اور مدت رضاعت دوسال ہے۔قرآن مجید میں ہے۔

ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی و ھن و فصلہ فی عامین ان اشکرلی ولوالدیک الی المصیر۔

(سورہ لقمان آیت 14)

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

ترجمہ:۔اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی۔اور اس کا دودھ چھڑانا دوبرس میں ہے۔اور یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔آخر مجھ تک ہی آنا ہے۔

دونوں آیات کریمہ کو ملاکر پڑھنے سے حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ثابت ہوئی۔

اور زیادہ سے زیادہ مدت حمل حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہوتی ہے۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

عورت کے حمل کی مدت دو برس سے تکلے کی لکڑی کے سایہ کی مقدار کے برابر بھی زائد نہیں ہوتی۔

(رواہ الدارقطنی عن عائشہ ج 3 ص 322)

اثر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوع حدیث کے حکم میں ہے کہ ایسے معاملات عقل سے نہیں بتائے جاسکتے۔ضرور انہوں نے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا۔

علم کی اقسام:۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

معقولات و منقولات جملہ علوم کی دو قسمیں ہیں۔

1۔نافع علم

2۔ غیر نافع اور نقصان دہ علم

اول:۔ نافع علم:۔

وہ علم جو صحیح عقائد اور انسانی زندگی سے متعلق صحیح رہنمائی کرے۔

دوم:۔ غیر نافع اور نقصان دہ علم:۔

وہ علم ہے جو باطل عقائد اور انسانی زندگی سے متعلق امور کی غلط سمت رہنمائی کرے۔

علم کی اس تقسیم کی تائید قرآن اور احادیث سے ہوتی ہے۔ہاروت و ماروت کے واقعہ میں جادو کی تعلیم کو رب نے نقصان دہ اور غیر نافع علم فرمایا ارشاد ربانی ہے۔

ویتعلمون مایضرھم ولا ینفعھم الایہ

(سورہ البقرہ آیت 102)

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

ترجمہ:۔ اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم غیر نافع سے پناہ مانگی ہے۔دعا کے کلمات یوں ہیں۔

اللھم انی اعوذبک من الاربع من علم لا ینفع و من قلب لا یخشع و من نفس لا تشبع ومن دعآء لا یسمع۔

(رواہ ابوداود عن ابی ھریرہ ج 1 ص 223،رواہ الترمذی ج 2 ص 208)

ترجمہ:۔ اے اللہ!میں تجھ سے چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں۔غیر نافع علم سے۔ایسے دل سے جس میں خوف خدا نہ ہو ایسی جان سے جو سیر نہ ہو ایسی دعا سے جوقبول نہ ہو۔

کلوننگ،ٹسیٹ ٹیوب سے بے بی وغیرہ سے متعلق علوم غیر نافع بلکہ شرعی اخلاقی معاشرتی لحاظ سے قطعا نقصان دہ ہیں۔لہذا ان مذکورہ میڈیکل سائنسی علوم اور تجربات سے اجتناب ہی کرنی چاہئے۔

ٹسیٹ ٹیوب بے بی وغیرہ دیگر امور مطلقا ممنوع نہیں ہیں ان کے جواز کے پہلو بھی ہیں مگر ہمارا کلام فقط طریقہ فطرت پر ہیں۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

کلوننگ:۔

تخلیق صانع عالم اللہ رب العزت کی صفت ہے اور وہی تخلیق کلی و جزوی کا مختار کل ہے انسان شکل و شباہت میں تخلیقی طور پر مماثل پیدا کرنا تو کجا محض کسی ادنی سی چیونٹی کی بھی تخلیق نہیں کر سکتا انسان جسے اپنی تخلیق کا نام دیتا ہے اس میں وہ تولیدی اسباب مہیا کرتا ہے اور بس اگر انسان اپنی صلاحیتیں بروئے کار لائے تو بھی کچھ نہیں تخلیق کر سکتا۔اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قل اللہ خالق کل شئ و ھو الواحد القھار

(سورہ الرعد آیت 16)

ترجمہ:۔ تم فرماو اللہ ہی ہر چیز کا بنانے والا ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے۔

ھل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السماء والارض

(سورہ الفاطر آیت 3)

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

ترجمہ:۔کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں رزق دے۔

حیوان یا انسان اس وقت تک معرض وجود میں نہیں آسکتا جب تک نرومادہ کی منی کا انزال و انضمام نہ ہو خواہ وہ مباشرت کے ذریعہ ہو یا بلا مباشرت ہو۔چنانچہ قران پاک میں اللہ فرماتا ہے۔

ولقد خلقنا الانسان من سللة من طين○ثم جعلنه نطفة فى قرار مكين○ثم خلقنا النطفة علقه فخلقنا العلقةمضغة فخلقنا المضغة عظما فكسونا العظم لحما ثم انشانه خلقا اخر فتبرك الله احسن الخلقين○

(سورہ المومنون آیات 12 تا 14)

ترجمہ:۔اور بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراو میں پھر ہم نے اس پانی کو بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت بوٹی کو ہڈیاں پھر ہڈیوں پر گوشت پہنایا۔پھر اسے اور صورت میں ٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اور اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

ھوالذی خلقکم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم یخرجکم طفلا ثم لتبلغوا اشدکم

(سورہ المومن آیت 67)

ترجمہ:۔وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی کو پہونچو۔

اسی طرح سورہ الواقعہ،سورہ القیامہ ،سورہ الدھر،سورہ الفاطر،سورہ الطارق میں تخلیق انسانی کا بیان موجود ہے۔

اس مفہوم کی دیگر قرآنی آیات بینات میں انسان کی تخلیق کا مرکز مٹی اور پانی کو بتایا گیا ہے۔جبکہ میڈیکل سائنس میں انسانی تخلیق کا مرکز خلیہ بتایا گیا ہے۔اس خلیہ میں ایک خاص قسم کا مادہ ہے جسے **پروٹوپلازم** کہا جاتا ہے۔سائنس اپنی تمام تر ترقی کے باوجود اس پروٹوپلازم کو مصنوعی طور پر بنانے پر قادر نہیں ہے۔گویا سائنس اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اس ذات کی محتاج ہے جس نے سیل میں مادہ حیات پیدا کیا ہے۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

جنسی عمل کے بغیر کسی جاندار کے صرف خلیے سے اس طرح عمل کرنا کہ وہ نشونما پاکر اس جاندار کی ہوبہو نقل بن جائے **کلوننگ** کہلاتا ہے۔

کلوننگ ایک مصنوعی طریقہ تولید ہے جس کے تحت حاصل ہونے والا یا پیدا ہونے والا بچہ اس کے باپ کی ہوبہو نقل ہوگا۔

کلوننگ کے دعوی کی موجودگی میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ انسان اپنے باپ کی ہوبہو ہزاروں انسان پیدا کرسکے گا۔یہ کتنا مضحکہ خیز غیر اخلاقی اور غیر شرعی علم ہے۔اسلیے علمائے اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے دانشوروں نے بھی اسکی مخالفت کی ہے۔ مسلمان ڈاکٹروں پر بھی لازم ہے کہ وہ اس غیر نافع بلکہ مضر علم سے قطعی طور پر مجتنب رہیں۔

''ڈالی''نامی بھیڑ کا کلون تیار کرنے والے اسکارٹ لینڈ کے ایڈن برگ میں واقع راسلن انسٹی ٹیوٹ کے سائنسدانوں کا دعوی ہے کہ انھوں نے ایک بالغ مادہ بھیڑ کی تھن سے مادہ تولید ڈی این اے کو نکال کر سیل کو بڑھنے سے روک دیا پھر ایک دوسری بھیڑ سے بیضہ نکال کر اس کی مرکزیت تبدیل کر کے نکالے گئے سیل کے ساتھ برقی اسپارک کے ذریعہ انزال کرادیا جس سے رحم میں علقہ تیار ہوگیا اور

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

اسے سیل دینے والی بھیڑ کے رحم میں مکمل پرورش کے لیے ڈال دیا گیا اور پھر پانچ ماہ حمل کی مدت گزرجانے کے بعد ڈالی نامی بھیڑ کی پیدائش عمل میں آئی یعنی انھوں نے ایک مادہ بھیڑ کو مادہ بھیڑ ہی کے مادہ منویہ کے ذریعہ حاملہ کیا اور حمل کی مدت گزرجانے کے بعد باضابطہ ایک بھیڑ کی پیدائش بھی عمل میں آئی جس کا نام ڈاکٹر آئن ولموٹ نے ڈالی رکھا۔

یہ قرآن کی روشنی میں مادہ تولید کا غیر فطری اور غلط استعمال ہے جو ناجائز و حرام ہے۔

معالم التنزیل ج 4 ص 437 پر ہے۔

●خلق من ماء دافق● مدفوق ای مصبوب فی الرحم وھو المنی فاعل بمعنی مفعول کقولہ●عشیة راضیہ● و الدفق الصب و ارادماء الرجل وما ء المراۃ لان الولد مخلوق منھما و جعلہ واحدا لامتزاجھما۔

ترجمہ:۔یعنی اللہ نے انسان کو اس پانی سے پیدا کیا جو رحم میں بہایا جاتا ہے اور وہ منی ہے جیسے اللہ تعالی کے قول" **عیشۃ راضیۃ**"مراد مرد و عورت کا پانی ہے اس لیے کہ بچہ دونوں سے پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالی نے اسے دونوں کے اشتراک سے بنایا۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

کلوننگ کی دنیا میں سب سے پہلے کامیاب سائنسدان ڈاکٹر آئن ولموٹ نے خود اعتراف کیا ہے کہ اگر انسان کا کلون تیار کیا جائے تو اس کے لنگڑے لولے اندھے بہرے پیدا ہونے کا خدشہ اقوی ہے جو انسانیت کے تعلق سے ایک جرم ہوگا۔

کلوننگ کی ممانعت کی بہت ساری وجوہات بھی ہیں۔

1۔ بلاوجہ شرعی خلق اللہ میں تغیر وتبدل اور اللہ کی منشاء میں تصرف کرنا ہے ۔

2۔اس سے دینی و دنیاوی کوئی بھی ضرورت والبستہ نہیں نہ ہی اس سے کسی قسم کا کوئی فائدہ ہے جب کہ نقصانات کا خدشہ اقوی ہے۔

3۔ کلوننگ کا عمل غیر فطری ہے کہ قدرت نے مرد وعورت کی باہم ملابست و مباشرت کو محض ذہنی و جسمانی آسودگی و تلذذ کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ اس عمل کو باعث افزائش نسل انسانی قرار دیا ہے اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ سائنس دانوں کے متذکرہ طریقے پر ہی ڈالی کی پیدائش عمل میں آئی اور اسی طور پر انسان کی بھی کلوننگ ممکن ہے تو مرد و عورت اس فطری ضرورت اور قدرتی نعمت سے محروم

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

ہو جائیں گے جو قدرت نے ان کی جسمانی ملاپ میں رکھی ہے نیز اس میں جانوروں کو بھی بیجا اذیت و مضرت رسانی ہے جو حرام ہے۔

4۔اگر انسانی کلوننگ کو فروغ مل جائے تو نظام عالم درہم برہم ہوجائے گا معاشرہ تباہ و برباد ہوجائے گا اور جرائم پیشہ عناصر اور تخریب کاروں کی سرگرمیاں تیز سے تیز تر ہوجائیں گی پھر نسل انسانی اپنا وقار و احترام کھو کر ذلت و انحطاط کا شکار ہوجائیگی۔

5۔کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والا انسان حرامی اور غیر ثابت النسب ہوگا کہ اس عمل میں کسی بھی شخص کی منی کسی بھی عورت کے رحم میں انجیکٹ کردیا جاتا ہے جس سے نکاح کی حکمت بالغہ مفقود ہوجائے گی ایسی صورت میں پیدا ہونے والے بچے کے حرامی ہونے میں کوئی کلام نہیں جبکہ کسی غیر منکوحہ کے رحم میں اس مادہ منویہ کا رکھا جانا یقینی ہو اور دینا جانتی ہے کہ حرامی اولاد کو معاشرے میں کس قدر بہ نظر حقارت دیکھا جاتا ہے کیونکہ وہ ثابت النسب ہے ہی نہیں لہذا کلون بنانا ناجائز و حرام ہے۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

ٹیسٹ ٹیوب بے بی:-

ثبوت نسب اور غیر فطری تولید کے باب میں دودحاضر کا یہ بھی ایک جدید اور توجہ طلب مسئلہ ہے۔اور دیگر مسائل جدیدہ کی طرح اس میں بھی علماء کی آرا مختلف ہے۔بعض علماء ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل کو مطلقا ناجائز کہتے ہیں جبکہ بعض علماء اس کو کچھ صورتوں کے ساتھ مقید کر کے آسانی امت کے لیے جائز قرار دیتے ہیں۔

جو علماء اسکو ناجائز کہتے ہیں وہ اس عمل کو غیر فطری مانتے ہیں کیونکہ فطری طریقہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان کیا گیا ہے جیسے کہ

ولقد خلقنا الانسان من سللة من طین○ثم جعلنه نطفة فی قرار مکین○ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظما فکسونا العظم لحما ثم انشانه خلقا اخر فتبرک الله احسن الخلقین○

(سورۃ المومنون آیت 12 تا 14)

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

ترجمہ:۔اور ہم ہی نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا۔پھر ہم نے اسکو حفاظت کی جگہ نطفہ بنا کر رکھا۔پھر ہم ہی نے نطفہ کو لوتھڑا بنایا۔پھر ہم نے لوتھڑے کی بندھی بوٹی بنائی۔پھر ہم نے ہی بندھی بوٹی کی ہڈیاں بنائیں۔پھر ہم ہی نے ہڈیوں کو گوشت پہنایا۔پھر ہم ہی نے اسکو گویا دوسری مخلوق بنا کر کھڑا کیا۔تو اللہ بڑا ہی بابرکت ہے جو سب بنانے والوں میں بہتر بنانے والا ہے۔

سب سے پہلے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی حقیقت کو سمجھنا بے حد ضروری ہے اس کے بعد اس چیز کا فیصلہ ممکن ہوسکے گا کہ یہ جائز ہے یا ناجائز ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی حقیقت:۔

عورت کے بیضہ دان سے جو نالی رحم کی طرف جارہی ہوتی ہے اس سے ماہواری کے چودہویں دن ایک انڈا نکلتا ہے اس وقت عمل تزویج کرنے سے مرد کا تولیدی جرثومہ بیضہ دان کی اس نالی میں پہنچ کر نسوانی انڈے میں داخل ہوجاتا ہے اسکے بعد اس انڈے میں خلیے بننے کا عمل شروع ہوتا ہے اور وہ کاشت شدہ انڈا اس نالی سے رحم کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے نو دن کے بعد اس انڈے میں سولہ خلیے بن جاتے

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

ہیں اور خلیات کا وہ مجموعہ رحم میں پہنچ جاتا ہے اور اس کے بعد بچہ بننے کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔اگر کسی خرابی کی وجہ سے یہ کاشت شدہ انڈا خلیات میں متشکل ہوکر رحم میں نہ آسکے تو اس مرحلہ کے حصول کے لیے ٹیسٹ ٹیوب کی ضرورت پیش آتی ہے یہ خرابی مرد کی بھی ہوسکتی ہے اور عورت کی بھی۔مرد کے جرثومہ اور نسوانی انڈے کو ایک ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں اور اس ٹیسٹ ٹیوب میں جدید میڈیکل سائنس نے ایسی صلاحیت پیدا کردی ہے کہ اس ٹیوب میں نسوانی نالی کی طرح عمل ہوتا ہے مرد کا جرثومہ نسوانی انڈے می داخل ہوجاتا ہے اور اس میں خلیات بننے کا عمل شروع ہوجاتا ہے اور جب اس میں سولہ خلیات بن جاتے ہیں تو ان کو عورت کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے اور اگر عورت کے رحم میں کوئی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس میں بچہ بننے کا عمل نہ ہوتا ہو تو کسی اور عورت کے رحم میں(جو اسکی پیش کش کرے) اس انڈے کو رکھ دیا جاتا ہے۔

جواز اور عدم جواز کی صورتیں:۔

حسب ذیل صورتوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید شرعا جائز ہے۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

1۔شوہر میں سپرم ہوں لیکن وہ کسی بیماری کی وجہ سے عمل تزویج پر قادر نہ ہو ایسی صورت میں شوہر کے سپرمز اور بیوی کے انڈوں کے ٹیوب میں ملاپ کے بعد ولادت کے لیے اسکی بیوی کے رحم میں ان انڈوں کو رکھنا جائز ہے۔

2۔شوہر میں سپرم بھی ہوں اور وہ عمل تزویج پر بھی قادر ہو لیکن کسی خرابی کے باعث وہ سپرمز نسوانی نالی fallopain tube تک نہ پہنچ سکیں اس صورت میں بھی شوہر کے سپرمز اور بیوی کے انڈوں کو لے کر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل کرنا اور بعد ازاں بیوی کے رحم میں منتقل کرنا جائز ہے۔

3۔نسوانی نالی سکڑ جانے یا اس میں انفیکشن ہو یا کوئی اور خرابی ہو جس کی وجہ سے کاشت شدہ انڈے رحم کی طرف سفر نہ کر سکیں ایسی صورت میں مرد کے سپرمز اور بیوی کے انڈوں کا ٹیسٹ ٹیوب میں ملاپ کرانا اور خلیات میں متشکل کرانے کے بعد بیوی کے رحم میں رکھنا جائز ہے۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

4۔بیوی کے رحم کی ساخت میں کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے مرد کے سپرمز نسوانی نالی میں نہ پہنچ سکیں پھر بھی دونوں کے مادوں کا ٹیوب میں ملاپ کرانا جائز ہے۔

اوراب وہ صورتیں حسب ذیل ہیں جن میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے زریعے ولادت شرعا جائز نہیں ہے۔

1۔شوہر عمل تزویج پر قادر ہو لیکن اس کے سپرمز میں تولیدی صلاحیت نہ ہو یا سرے سے سپرمز نہ ہوں اس صورت میں کسی اور مرد کے سپرمز اور بیوی کے انڈوں کا ٹیوب میں ملاپ کرایا جائے اور بعد ازاں ان کو بیوی کے رحم میں منتقل کر دیا جائے۔

2۔عورت کے رحم میں ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس میں بچہ بننے کا عمل نہ ہوتا ہو ایسی صورت میں شوہر کے سپرمز اور بیوی کے انڈوں کا ملاپ ٹیوب میں کرایا جائے اور بعد ازاں کسی اور عورت کے رحم میں اس مادے کو منتقل کردیا جائے جو اس بچہ کو جنم دے۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

3۔ عورت کا وہ عضو ovary نہ ہو۔

4۔ عضو ovary میں پیدائشی خرابی ہو جس کی وجہ سے انڈے خارج نہ ہو۔

5۔اس عضو میں رسولی ہو۔

آخری تینوں صورتوں میں کسی دوسری عورت کے انڈے حاصل کرکے ان میں مرد کے سپرمز کے ساتھ ٹیوب میں ملاپ کرایا جاتا ہے۔

یہ تینوں صورتیں اسلیے ناجائز ہیں کہ مرد اپنے سپرمز کا اس عورت کے انڈوں سے ملاپ کرارہا ہے جو اس کی منکوحہ نہیں ہے اور اسکو ایک اجنبی عورت کے انڈوں میں تصرف کرنے کی شرعا اجازت نہیں ہے نہ وہ عورت اس بات کی مالک ہے کہ اپنے انڈے ایک اجنبی مرد کو پیش کردے۔

اور پہلی دونوں صورتیں اسلیے ناجائز ہیں کہ مرد اپنے نطفہ کی کاشت کےلیے اس عورت کے رحم کا استعمال کررہا ہے جواس کی منکوحہ نہیں ہے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ جائز ٹیسٹ ٹیوب کا عمل لیڈی ڈاکٹر سے کراویا جائے کیونکہ میل ڈاکٹر سے یہ عمل کروانا ناجائز و حرام ہے۔

تخلیق انسانی کا فطری اور غیر فطری طریقہ

تقوی تو یہی کہتا ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب کے عمل میں حیا اور عفت باقی نہیں رہتی کیونکہ کہ خوردبینوں کے ذریعے عورت کے رحم کا معائنہ عریانی و فحاشی ہے پھر اس عمل میں تیسرے کی مداخلت بھی ہے لیکن اگر کوئی فتوی پر عمل کرنا چاہئے تو ٹیسٹ ٹیوب کی جواز اور عدم جواز کی تمام صورتیں ذکر کر دی گئی ہیں۔

و آخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین